4917CH02

یوروپ میں اشتراکیت اور روسی انقلاب
(Socialism in Europe and the Russian Revolution)

1 سماجی تبدیلی کا دور

پچھلے باب میں آپ نے آزادی اور مساوات کے ان موثر خیالات کے بارے میں پڑھا جو فرانسیسی انقلاب کے بعد پورے یوروپ پر چھا گئے۔ فرانسیسی انقلاب نے سماج کی تشکیل میں ڈرامائی تبدیلی لانے کے امکان کا راستہ کھولا۔ جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اٹھارہویں صدی سے پہلے سماج موٹے طور سے طبقات اور ریتوں میں بٹا ہوا تھا اور معاشی اور سماجی طاقت پر طبقۂ اشرافیہ اور چرچ کا قبضہ تھا۔ اچانک انقلاب کے بعد اس نظام میں تبدیلی لانا ممکن دکھائی دینے لگا۔ دنیا کے بیشتر حصوں میں بشمول یوروپ اور ایشیا انفرادی حقوق کے بارے میں نئے نظریات اور سماجی طاقت پر بحث شروع ہوئی۔ ہندوستان میں راجہ رام موہن رائے اور ڈیروزیو نے فرانسیسی انقلاب کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دوسرے بہت سے لوگوں نے مابعد انقلابی یوروپ کے خیالات پر بحث کی۔ نوآبادیات کے اندر ہونے والے حالات نے سماجی تبدیلی کے ان خیالات کی تشکیلِ نو کی۔

تاہم، یوروپ کے اندر ہر شخص ایسا نہیں تھا جو سماج کی مکمل کایا پلٹ چاہتا تھا۔ اس ضمن میں لوگوں کی رائے الگ الگ تھی۔ ایک وہ طبقہ تھا جو کسی نہ کسی شکل میں تبدیلی کو ضروری سمجھتا تھا لیکن اس میں بتدریج تبدیلی کا حامی تھا۔ دوسرے وہ لوگ تھے جو بنیادی طور سے سماج کی دوبارہ تشکیل کرنا چاہتے تھے۔ ان میں کچھ تو قدامت پسند تھے۔ دوسرے لبرل (روشن خیال) یا ریڈیکلز (بنیاد پرست) تھے۔ اس وقت کے سیاق وسباق میں ان اصطلاحات کا حقیقت میں کیا مطلب تھا؟ وہ کون سی بات تھی جو سیاست کے ان اجزاء کو الگ کرتی تھی اور وہ کون سی بات تھی جو ان کو آپس میں جوڑتی تھی؟ ہم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر سیاق وسباق اور تمام زمانوں میں ان اصطلاحات کا مطلب ایک جیسا نہیں ہے۔

ہم مختصر طور پر انیسویں صدی کی چند اہم سیاسی روایات کا مطالعہ کریں گے اور دیکھیں گے کہ ان کے زیر اثر کیا تبدیلی رونما ہوئی۔ اس کے بعد ہم ایک ایسے تاریخی واقعہ پر نظر ڈالیں گے جس میں سماج کی بنیادی کایا پلٹ کی کوشش کی گئی تھی۔ روس میں انقلاب کے ذریعہ اشتراکیت (Socialism) کا نظریہ بیسویں صدی میں سماجی تشکیل کرنے کے لیے اہم ترین اور طاقتور نظریات میں سے ایک تھا۔

1.1 لبرل، بنیاد پرست اور قدامت پسند

سماج کے اندر تبدیلی چاہنے والے لوگوں میں سے ایک گروہ لبرلز تھا یہ وہ لوگ تھے جو تمام مذاہب کے تئیں روادار حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ ہم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس زمانے میں یوروپی ریاستیں عام طور سے مذہب

کے معاملے میں جانب داری روا رکھتی تھیں (برطانیہ چرچ آف انگلینڈ کا حامی تھا جب کہ آسٹریا اور اسپین کیتھولک چرچ سے وابستہ تھے) لبرلز کا گروپ خاندانی حکمرانوں کی بے روک ٹوک طاقت کا بھی مخالف تھا۔ وہ حکومت کے خلاف افراد کے حقوق کا تحفظ چاہتے تھے۔ وہ ایسی منتخبہ نمائندہ پارلیمانی حکومت کی وکالت کرتے تھے، جس کے قوانین کی ترجمانی کا کام حکمرانوں کے کنٹرول سے آزاد تربیت یافتہ عدلیہ کے ہاتھ میں ہو۔ تاہم، وہ جمہوریت کے حامی (Democrats) نہیں تھے۔ وہ ہمہ گیر بالغ رائے دہندگی یعنی ہر شہری کے لیے ووٹ دینے کے حق میں یقین نہیں کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ خاص طور سے صاحب جائیداد لوگوں کو ووٹ کا حق ہونا چاہیئے۔ وہ عورتوں کے لیے بھی ووٹ کے حق کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔

اس کے بالکل برعکس ریڈیکلز وہ لوگ تھے جو ایک ایسی قوم چاہتے تھے جس میں حکومت ملک کی آبادی کی اکثریت پر قائم ہو۔ ان میں بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جو عورتوں کے لیے حق رائے دہندگی کے حامی تھے۔ لبرلز سے بالکل مختلف وہ بڑے بڑے زمینداروں اور دولت مند کارخانے داروں کے لیے مخصوص مراعات کے مخالف تھے۔ یہ نجی ملکیت رکھنے کے مخالف نہیں تھے۔ لیکن چند ہاتھوں میں دولت کے ارتکاز کو ناپسند کرتے تھے۔

قدامت پسند (Conservative) وہ لوگ تھے جو ریڈیکلز اور لبرلز دونوں کے مخالف تھے۔ تاہم فرانسیسی انقلاب کے بعد کنزرویٹو لوگوں نے بھی تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کیا۔ پہلے، اٹھارہویں صدی میں قدامت پسند عام طور سے تبدیلی کے نظریے کی مخالفت کرتے تھے۔ لیکن انیسویں صدی کے آنے تک انہوں نے اس حقیقت کو تسلیم کرلیا کہ کسی نہ کسی نوعیت کی کوئی تبدیلی ناگزیر ہے لیکن ساتھ ہی ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ماضی کا احترام لازم ہے اور تبدیلی ایک نہایت سست روی کے عمل سے لانی چاہیئے۔

ایسے اختلافی نظریات کی موجودگی میں اس سماجی اور سیاسی ہنگامے کے دوران سماجی تبدیلی کے خیالات کے درمیان ٹکراؤ ہوا جو فرانسیسی انقلاب کے بعد رونما ہوا۔ انیسویں صدی میں انقلاب اور قومی کایاپلٹ کی متعدد کوششوں نے ان تمام سیاسی حدود اور امکانات کو واضح کردیا۔

1.2 صنعتی سماج اور سماجی تبدیلی

سیاست میں آئے یہ رجحانات آنے والے ایک نئے زمانے کا اشارہ کررہے تھے۔ یہ ایک عظیم سماجی اور معاشی تبدیلیوں کا زمانہ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب نئے نئے شہر وجود میں آرہے تھے۔ صنعتی خطّوں کی ترقی ہورہی تھی، ریلوے کی توسیع ہورہی تھی اور صنعتی انقلاب رونما ہوچکا تھا۔

صنعت کاری کے نتیجہ میں فیکٹریوں کے اندر مرد، عورتیں اور بچے یک جا ہوگئے۔ اکثر کام کے گھنٹے طویل تھے اور اجرتیں نہایت کم۔ بے روزگاری عام تھی، خاص طور سے اس وقت جب صنعتی مال کی مانگ کم ہوجاتی تھی۔ چونکہ شہر بڑی تیزی سے پھیل رہے تھے، اس لیے رہائش اور صفائی کے مسائل بڑھ

نئے الفاظ

سفریج موومنٹ۔ عورتوں کو ووٹ کا حق دینے کے لیے ایک تحریک

شکل 1: عصری فنکار کی نظر میں انیسویں صدی کے وسط میں لندن کے غریب لوگ
لندن کے مزدور اور لندن کے غریب لوگ، 1861۔ ہینری مے ہیو کی مصوری

رہے تھے روشن خیال اور ریڈیکلز ان مسائل کا حل تلاش کر رہے تھے۔

تقریباً تمام ہی صنعتیں انفرادی ملکیت ہوتی تھیں۔ روشن خیال اور ریڈیکلز دونوں ہی اکثر جائیداد کے مالک ہوتے تھے اور ملازم رکھتے تھے۔ تجارت یا صنعتی مہم کے ذریعہ دولت کمانے کے بعد ان کا خیال تھا کہ ایسی کوششوں کی ہمت افزائی ہونی چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب تھا کہ اس کے منافع اسی صورت میں حاصل ہوں گے اگر معیشت کے اندر موجود مزدور صحت مند ہو اور شہری تعلیم یافتہ ہوں۔ یہ لوگ پرانے طبقہ اشرافیہ کی ان مراعات کی مخالفت پر آمادہ ہوئے جو اس کو پیدائش سے حاصل تھیں۔ اسی کے ساتھ انفرادی پیش قدمی محنت اور مہم کاروبار کی اہمیت پر ان کو بھی مکمل یقین تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر افراد کی آزادی کو مستحکم بنایا جائے، اگر غریب لوگ محنت کر سکتے ہیں اور وہ لوگ جن کے پاس سرمایہ ہو بغیر کسی پابندی کے کام کر سکتے ہوں تو ان حالات میں تمام سماج ترقی کرے گا۔ انیسویں صدی کے ابتدائی حصے میں بہت سے مزدور مرد اور عورتیں جو دنیا میں تبدیلیوں کے خواہاں تھے، روشن خیال اور ریڈیکلز گروپوں کے اردگرد جمع ہو گئے۔

چند قوم پرست روشن خیال اور ریڈیکلز ایسے تھے جو 1815 میں یوروپ کے اندر قائم حکومتوں کا اختتام کرنا چاہتے تھے۔ فرانس، اٹلی، جرمنی اور روس میں یہ انقلابی بن گئے اور اس وقت کے موجود شہنشاہوں کو اکھاڑ پھینکنے کے لیے کمربستہ ہو گئے۔ قوم پرستوں نے ایسے انقلابوں کی بات شروع کی جو ایسی نئی قوم پیدا کریں جہاں تمام شہریوں کو مساویانہ حقوق حاصل ہوں گے۔ 1815 کے بعد گسپے مزینی نے جو کہ

ایک اطالوی قوم پرست تھا، اسی مقصد کو اٹلی میں حاصل کرنے کے لیے دوسروں کے ساتھ مل کر مہم چلائی۔ پوری دنیا کے قوم پرستوں نے بشمول ہندوستان اس کی تحریروں کو پڑھا۔

1.3 یوروپ میں اشتراکیت (سوشلزم) کی آمد

سماج کا ڈھانچہ کیسا ہونا چاہیئے، اس مسئلے پر شاید سب سے زیادہ دور رس بصیرت سوشلزم کی تھی۔ انیسویں صدی کے وسطی حصے تک یوروپ میں سوشلزم کے نظریات کو مقبولیت حاصل ہوئی اور اس نے پوری دنیا کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

سوشلسٹ نظریے کے حامی نجی جائیداد کے مخالف تھے اور وہ اس کو ہر زمانے میں موجود تمام سماجی برائیوں کی جڑ سمجھتے تھے۔ ان کا یہ انداز فکر کیوں تھا؟ لوگوں کو روزگار فراہم کرانے والی جائیداد کے مالکوں کو صرف اپنے ذاتی منافع کی فکر لاحق رہتی تھی، نہ کہ ان لوگوں کی جو جائیداد کو پیداواری بناتے تھے۔ اس لیے کسی ایک فرد کی بجائے جائیداد پر بحیثیت مجموعی پورے سماج کا کنٹرول ہو تو اجتماعی سماجی مفادات پر زیادہ دھیان دیا جا سکے گا۔ اشتراکی گروہ یہی تبدیلی چاہتا تھا اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مہم چلا رہا تھا۔

کوئی سماج بغیر نجی جائیداد کے کس طرح چل سکتا تھا؟ اشتراکی سماج کی بنیاد کس پر قائم ہوگی؟

مستقبل کے بارے میں اشتراکیوں کی بصیرت مختلف تھی۔ ان میں سے چند ایسے تھے جو امداد باہمی یعنی کوآپریٹیو کے نظریہ پر یقین رکھتے تھے۔ رابرٹ اووین نے (1858-1771) جو ایک معروف انگلش صنعت کار تھا، انڈیانا (یو ایس اے) میں نیو ہارمونی نام کی ایک امداد باہمی سوسائٹی بنانے کی کوشش کی۔ دوسرے اشتراکیوں کا خیال تھا کہ صرف انفرادی پیش قدمی کے ذریعہ اونچے پیمانے پر امداد باہمی سوسائٹیاں بنانا ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس سمت میں حکومتیں ایسی سوسائٹیوں کی ہمت افزائی کریں۔ مثال کے طور پر فرانس میں لوئس بلانک (1882-1813) چاہتا تھا کہ حکومت امداد باہمی سوسائٹیوں کی ہمت افزائی کرے اور سرمایہ دارانہ مہم کاروں کو ہٹائے۔ یہ امداد باہمی سوسائٹیاں عوام کی ایسی انجمنیں بنتی تھیں جو مل کر مصنوعات تیار کرتیں اور ممبران کے کام کے مطابق منافع کو تقسیم کر لیتیں۔

کارل مارکس (1883-1818)، اور فریڈرک انگلیز (1895-1820) نے ان تمام دلائل کے اندر دوسرے نظریات بھی شامل کر دیے۔ مارکس نے دلیل یہ پیش کی کہ صنعتی سماج سرمایہ دارانہ تھا۔ فیکٹریوں میں لگے ہوئے سرمایہ کے مالک سرمایہ دار تھے جب کہ سرمایہ داروں کا منافع مزدور پیدا کرتے تھے۔ مزدوروں کی حالت میں سدھار اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک کہ نجی سرمایہ دار منافع بٹورتے رہیں گے۔ مزدوروں کو سرمایہ دارانہ نظام اور نجی ملکیت کے اصول کو اکھاڑ پھینکنا ہوگا۔ مارکس کا یہ عقیدہ تھا کہ اپنے آپ کو سرمایہ دارانہ استحصال سے آزاد کرانے کے لیے مزدوروں کو ایک ایسے بنیادی اشتراکی سماج کی تعمیر کرنی ہوگی جہاں تمام جائیداد پر سماجی کنٹرول قائم ہو۔ یہ ایک کمیونسٹ سماج ہوگا۔ اس کو یقین تھا کہ

سرگرمی

نجی جائیداد کے سرمایہ دارانہ اور اشتراکی خیالات کے درمیان دو فرق بتائیے۔

سرمایہ داروں کے ساتھ جنگ کی صورت میں مزدوروں کی فتح ناگزیر ہوگی۔ کمیونسٹ سماج مستقبل کا قدرتی سماج تھا۔

1.4 اشتراکیت کی حمایت

1870 کے دہے تک یوروپ میں اشتراکی نظریات پھیل گئے۔ اشتراکیوں نے اپنی کوششوں کے تال میل کے لیے ایک بین الاقوامی جماعت تشکیل کی جو سیکنڈ انٹرنیشنل کے نام سے مشہور ہے۔

بہتر معیار زندگی اور کام کی شرائط کی خاطر جنگ کرنے کے لیے انگلینڈ اور جرمنی میں مزدوروں نے انجمنیں بنانا شروع کردیں۔ مصیبت اور ضرورت کے وقت اپنے ممبران کی مدد کے لیے انہوں نے باقاعدہ فنڈ جمع کیے۔ کام کے گھنٹوں میں کمی اور ووٹ دینے کے حق کا مطالبہ کیا۔ جرمنی میں ان انجمنوں نے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (SDP) کے ساتھ قریبی رشتہ قائم کیا اور پارلیمنٹ کی نشستیں جیتنے میں اس کی مدد کی۔ 1905 تک اشتراکیوں اور ٹریڈ یونین کے حامیوں نے برطانیہ میں لیبر پارٹی اور فرانس میں سوشلسٹ پارٹی کی تشکیل کی تاہم 1914 تک یوروپ میں حکومت بنانے میں اشتراکیوں کو کبھی کامیابی نہیں ملی۔ تاہم پارلیمانی سیاست میں ان کی مضبوط تعداد نے قانون سازی میں اہم کردار ضرور نبھایا۔ لیکن حکومت قدامت پسند، روشن خیال اور ریڈیکلز چلاتے رہے۔

سرگرمی

تصور کیجیے کہ نجی جائیداد ختم کرنے اور اجتماعی ملکیت شروع کرنے کے اشتراکی نظریات پر بحث کرنے کے لیے آپ کے علاقے میں ایک میٹنگ بلائی گئی ہے۔ اس میٹنگ کے لیے ایک تقریر لکھیے اگر آپ ہوں

- کھیت پر کام کرنے والا ایک غریب مزدور
- ایک درمیانی سطح کا زمیندار۔
- ایک مالک مکان۔

شکل 2: یہ 1871 پیرس کمیون کی ایک پینٹنگ ہے (السٹریٹیڈ لندن نیوز، 1871 سے لی گئی)۔ یہ مارچ اور مئی 1871 کے درمیان پیرس میں عوامی شورش کے ایک سین کی تصویر کشی کرتی ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب پیرس کی ٹاؤن کونسل (کمیون) پر عوام کی حکومت نے قبضہ کرلیا تھا جس میں مزدور، معمولی لوگ، پیشہ ور، سیاسی کارکن اور دوسرے لوگ شامل تھے۔ یہ شورش فرانسیسی ریاست کی پالیسیوں کے خلاف بڑھتی بے اطمینانی کے پس منظر میں ابھر کر آئی تھی۔ بالآخر حکومت کے فوجی دستوں نے اس شورش کو طاقت سے کچل دیا لیکن پوری دنیا میں اشتراکی انقلاب کے پیش خیمے کی حیثیت سے اشتراکیوں نے پیرس کمیون کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ پیرس کمیون کی دوسری اہم میراثیں بھی ہیں۔ پہلی یہ کہ مزدوروں کے لال جھنڈے کے ساتھ اس کی وابستگی کیونکہ کمیونارڈوں (پیرس کے انقلابیوں) نے یہی جھنڈا لہرایا۔ دوسری، یہ کہ 1792 میں لکھا گیا ایک جنگی گانا مارسئی (Marseillaise) کمیون اور حریت کی جدوجہد کی علامت بن گیا۔

2 روسی انقلاب

یورو پین ممالک کے سب سے کم صنعتی بنے ممالک میں سے ایک میں صورت حال بالکل برعکس تھی۔ روس میں 1917 کے اکتوبر انقلاب کے ذریعہ اشتراکیوں نے حکومت پر قبضہ کرلیا۔ فروری 1917 میں شہنشاہیت کا زوال اور اکتوبر کے واقعات تاریخ میں عام طور سے ''روسی انقلاب'' کے نام سے مشہور ہیں۔

یہ انقلاب کس طرح رونما ہوا؟ جس وقت انقلاب آیا، روس میں سماجی اور سیاسی حالات کیا تھے؟ ان سوالات کا جواب دینے کے لیے، آیئے انقلاب سے پہلے کے چند سالوں کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں۔

شکل 3: ونٹر پیلیس کے وہائٹ ہال میں زار نکولس دوم۔
ایس۔ٹی پیٹرس برگ 1900
آرنیسٹ لیپ گارٹ کی پینٹنگ

2.1 روسی سلطنت 1914 میں

1914 میں زار نکولس دوم روس اور اس کی سلطنت کا حکمران تھا۔ ماسکو کے قرب وجوار کے علاقے کے علاوہ روسی سلطنت میں موجود فن لینڈ، لاتویا، لیتھوانیا، اسٹونیا اور پولینڈ، یوکرین اور بیلا روس کے کچھ حصے شامل تھے۔ اس کی سرحدیں بحرا کاہل تک پھیلی تھیں جس میں آج کی مرکزی ایشیائی ریاستیں اور جارجیا، ارمینیا اور آذربائیجان بھی شامل تھے۔ روسی آرتھوڈاکس عیسائیت اکثریتی لوگوں کا مذہب تھا جس کی پیدائش یونانی آرتھوڈاکس چرچ سے ہوئی تھی۔ لیکن سلطنت میں کیتھولک، پروٹیسٹنٹ، مسلمان اور بودھ بھی شامل تھے۔

2.2 معیشت اور سماج

بیسویں صدی کی ابتدا تک روسی باشندوں کی ایک بڑی اکثریت زراعت پیشہ تھی روسی سلطنت کی کل

شکل 4: 1914 میں یوروپ: (یہ نقشہ پہلی عالمی جنگ میں شامل روسی سلطنت اور یوروپین ممالک کو دکھاتا ہے)

آبادی کے 85 فیصد لوگ اپنی روزی زراعت سے کماتے تھے۔ زیادہ تر یوروپی ممالک کی بہ نسبت یہ تعداد زیادہ تھی۔ مثال کے طور پر فرانس اور جرمنی میں یہ تناسب 40 فی صد اور 50 فی صد تھا سلطنت کے اندر کاشتکار مارکیٹ کے لیے اور خود اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیداوار کرتے تھے اور روس اناج برآمد کرنے والا ایک بڑا ملک تھا۔

صنعت چھوٹے چھوٹے علاقوں تک ہی محدود تھی۔ سینٹ پیٹرس برگ اور ماسکو کے خطے اہم صنعتی علاقے تھے۔ زیادہ تر پیداوار دستکار کیا کرتے تھے لیکن دست کاری کی ورک شاپوں کے ساتھ بڑی بڑی فیکٹریاں بھی موجود تھیں۔ 1890 کے دہے میں بہت سی فیکٹریاں اس وقت قائم ہوئیں جب روس کے ریلوے نظام کی توسیع ہوئی اور صنعت میں غیر ملکی سرمایہ کاری بڑھ گئی۔ کوئلے کی پیداوار دوگنی ہوگئی اور لوہے اور فولاد کی پیداوار چار گنی ہوگئی۔ 1900 کے دہے کے آنے تک فیکٹری میں کام کرنے والوں کی آبادی اور دستکاروں کی آبادی تقریباً برابر تھی۔

زیادہ تر صنعت، صنعت کاروں کی نجی جائیداد تھی۔ حکومت بڑی بڑی فیکٹریوں پر نظر رکھتی تھی تاکہ کام کے گھنٹوں کی حد کا تعین ہو اور مزدوروں کو معقول اجرت ملتی رہے۔ لیکن فیکٹری کے معائنہ کرنے والے افسران قواعد کو توڑنے سے روک نہ سکے۔ دستکاری اکائیوں اور چھوٹی چھوٹی ورکشاپوں میں فیکٹریوں کے 10 یا 12 گھنٹوں کے اوقات کے مقابلے مزدور بعض اوقات 15 گھنٹے کام کرتے تھے۔ رہائش کی جگہوں میں کمروں سے لے کر اجتماعی خواب گاہیں شامل تھیں۔

مزدور سماجی طور پر بٹے ہوئے تھے۔ چند لوگوں کا ان گاؤں سے گہرا تعلق تھا جن سے وہ آئے تھے جب کہ دوسرے مستقل طور پر شہروں میں آباد ہو گئے تھے۔ مہارت کے معاملہ میں بھی مزدور بٹے ہوئے تھے۔ سینٹ پیٹرس برگ کے ایک دھات کے کام کرنے والے نے بتایا تھا کہ اس وقت دھات کا کام کرنے والے دوسرے مزدوروں کے مقابلے خود کو اعلیٰ طبقے کا تسلیم کرتے تھے کیونکہ ان کے پیشے کے لیے زیادہ تربیت اور مہارت کی ضرورت پیش آتی تھی۔ 1914 کی مدت تک عورتیں مزدوروں کا 31 فیصد تھیں لیکن ان کو اجرتیں مردوں سے کم ملتی تھیں (مردوں سے آدھی سے لے کر تین چوتھائی تک) لباس اور اطوار سے بھی مزدوروں کے درمیان فرق کو دیکھا جا سکتا تھا۔ جنسیت کے حساب سے بھی مزدوروں میں تفریق روا تھی۔ چند کارندے ایسے بھی تھے جنھوں نے بیکاری یا مالی پریشانیوں سے نمٹنے کے لیے اپنے ممبران کی مدد کے لیے انجمنیں بنالی تھیں لیکن ایسی انجمنوں کی تعداد بہت کم تھی۔

ان تفریقوں کے باوجود تمام مزدور اس وقت ہڑتال کے لیے متحد ہو جاتے تھے جب برطرفی یا کام کی شرائط کے بارے میں مالکوں کے ساتھ اختلاف پیدا ہوتا۔ 97-1896 کے زمانے میں ٹیکسٹائل کی صنعت میں اور 1902 میں دھاتوں کی صنعت میں ایسی ہڑتالیں بار بار ہوئی تھیں۔

دیہی علاقے میں کسان زیادہ تر زمین پر کاشتکاری کرتے تھے۔ بادشاہ، طبقۂ اشرافیہ اور آرتھوڈاکس

شکل 5: جنگ سے پہلے سینٹ پیٹرس برگ میں بے کار کسان
بہت سے لوگوں نے خیراتی مطبخوں اور غریب خانوں کی مدد سے اپنی زندگی گزارتے تھے۔

شکل 6: انقلابی روس سے پہلے تہ خانوں اور اجتماعی خواب گاہوں میں سوتے ہوئے مزدور
وہ باری باری سے سوتے تھے اور اپنے کنبے کو ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے۔

چرچ بڑی بڑی جائیدادوں کے مالک تھے۔مزدوروں کی طرح کسان بھی بٹے ہوئے تھے۔وہ تنگ نظر اور بے حد مذہبی بھی تھے۔لیکن چند استثناؤں کو چھوڑ کران کو امراء طبقے کا کوئی احترام نہ تھا۔زار کے لیے اپنی خدمات کے ذریعہ امراء کو اقتدار اور حیثیت حاصل تھی نہ کہ مقامی قبولیت سے۔ یہ صورت حال فرانس سے بالکل جداگانہ تھی جہاں بریٹنی میں فرانسیسی انقلاب کے دوران کسان امراء کا احترام کرتے تھے اور ان کی حمایت میں جنگ کرتے تھے۔روس میں کسان چاہتے تھے کہ امراء کی زمینیں ان کو دی جائیں۔کئی بار ایسا بھی ہوا جب کسانوں نے زمین کا کرایہ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور یہاں تک کہ ان کو قتل بھی کر ڈالا گیا۔جنوبی روس میں 1902 کے دوران ایسے واقعات بڑے پیمانے پر ہوئے اور 1905 میں ایسے واقعات پورے روس میں رونما ہوئے۔

روسی کسان، دوسرے یوروپی کسانوں سے دوسرے طور سے بھی مختلف تھے۔وہ وقتاً فوقتاً اپنی زمینوں کو مشترکہ طور سے بھی بانٹ لیتے تھے جس کا منافع آپس میں تقسیم ہوتا تھا اور ان کی کمیون (میر) اس کو فیملی کی ضروریات کے مطابق تقسیم کرتی تھی۔

2.3: روس میں اشتراکیت (سوشلزم)

1914 سے پہلے روس کے اندر تمام سیاسی پارٹیاں غیر قانونی تھیں۔ان لوگوں نے جو مارکس کے خیالات سے متاثر تھے، روس میں 1898 میں روسی سوشل ڈیموکریٹک ورکرس پارٹی قائم کی۔حکومت کے جبر وتشدد کی وجہ سے اس کو ایک غیر قانونی تنظیم کی حیثیت سے کام کرنا پڑا۔اس نے ایک اخبار بھی نکالا۔مزدوروں کو متحد کیا اور ہڑتالیں کیں۔

چند روسی سوشلسٹ ایسے بھی تھے جن کا خیال تھا کہ وقتاً فوقتاً زمین کو تقسیم کرنے کا روسی کسانوں کا رواج ان کو قدرتی سوشلسٹ بنا دیتا تھا۔اس لیے مزدور نہیں بلکہ کسان انقلاب کے لیے اہم قوت ہوں گے اور روس دوسرے ممالک کی بہ نسبت زیادہ تیزی سے سوشلسٹ ملک بن کر ابھرے گا۔انیسویں صدی کے آخر میں یہ سوشلسٹ دیہی علاقوں میں سرگرم تھے۔انہوں نے 1900 میں سوشلسٹ انقلابی پارٹی کی تشکیل کی۔اس پارٹی نے کسانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد کی اور امراء کی زمین کسانوں کو دینے کا مطالبہ کیا۔سوشل ڈیموکریٹس کسانوں کے بارے میں سوشلسٹ انقلابیوں سے اختلاف رائے رکھتے تھے لینن کا خیال تھا کہ کسان ایک متحدہ گروپ نہیں ہے۔چند ایسے کسان تھے جو غریب تھے جب کہ دوسرے مالدار۔کچھ ایسے تھے جو مزدوروں کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔جب کہ دوسرے ایسے سرمایہ دار کسان تھے جو مزدوروں کو ملازم رکھتے تھے۔ان کے اندر اس تفریق کی موجودگی دیکھتے ہوئے ایسا ہرگز ممکن نہ تھا کہ تمام ہی کسان اشتراکی تحریک کا حصہ بن سکیں۔

تنظیم کی حکمت عملی پر پارٹی بٹ گئی۔ ولادیمر لنین (جس نے بالشویک گروپ کی رہنمائی کی تھی) کا خیال تھا کہ زار شاہی روس جیسے جابرانہ سماج میں پارٹی میں نظم وضبط ہونا چاہیئے اور اس کے ممبران کے معیار ان کی تعداد پر کنٹرول ہونا چاہیئے۔ جب کہ دوسروں (من شوکس) کا خیال تھا کہ پارٹی کے دروازے سب کے لیے کھلے ہونے چاہئیں۔(جیسا کہ جرمنی میں تھا)

ماخذ A

الیگزنڈر شلیاپ نیکوف نے جو اپنے وقت کا ایک سوشلسٹ مزدور تھا، بتایا ہے کہ میٹنگوں کا انعقاد کس طرح کیا جاتا تھا:

فیکٹریوں اور ورکشاپوں میں انفرادی پروپگنڈا کیا جاتا تھا بحث ومباحثے کے لیے حلقے طے کیے جاتے تھے۔سرکاری مسائل سے وابستہ معاملات پر قانونی مشورے کیے جاتے تھے۔لیکن اس سرگرمی کو نہایت مہارت کے ساتھ مزدور طبقے کی آزادی کی جدوجہد سے منسلک کیا جاتا تھا۔موقع کی نزاکت کو دیکھ کر نہایت منظم طریقے سے دوپہر کے کھانے کے وقت، شام کی چھٹی کے بعد دروازے کے سامنے صحن میں یا کئی منزلہ عمارتوں میں اور سیڑھیوں پر غیر قانونی جلسے کیے جاتے تھے۔ سب سے زیادہ ''چوکنے مزدور گزرگاہ میں ایک حلقہ بناتے تھے اور پوری کی پوری بھیڑ باہر جانے کے راستے پر اکٹھا ہو جاتی تھی۔ ایک مقرر کسی مناسب مقام پر کھڑا ہوتا تھا۔ انتظامیہ فون پر پولیس سے رابطہ قائم کرتی تھی لیکن تقریر ان کے آنے سے پہلے ہی ختم ہو چکی ہوتی تھیں اور جب تک پولیس پہنچتی اہم فیصلے پہلے ہی کئے جا چکے ہوتے تھے۔

الیگزنڈر شلیاپ نیکوف 1917 سے بالکل پہلے ''انقلابی انڈر گراؤنڈ کے تذکرے'' سے ماخوذ

2.4 پرآشوب زمانہ:1905 کا انقلاب

روس میں شخصی حکومت قائم تھی۔ دوسرے یوروپین حکمرانوں کے برخلاف بیسویں صدی کی شروعات تک بھی زار پارلیمنٹ کا تابع نہ تھا۔ روسی روشن خیالوں نے ان حالات کے خاتمے کے لئے مہم چلائی۔ سوشل ڈیموکریٹس اور سوشلسٹ انقلابیوں کے ساتھ مل کر آئین کے مطالبے کے لئے 1905 کے انقلاب کے دوران انہوں نے کسانوں اور مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ سلطنت کے اندران کو قوم پرستوں (مثال کے طور پر پولینڈ میں) اور مسلمانوں کے تسلط والے علاقے میں جدید یوں (jadidists) کی حمایت حاصل تھی جو اپنے علاقے میں جدید اسلام کا غلبہ چاہتے تھے۔

خاص طور سے 1904 کا سال روسی مزدوروں کے لیے بڑا خراب تھا۔ اشیائے ضروریہ کی قیمتیں اتنی تیزی سے بڑھیں کہ حقیقی اجرتیں بیس فیصد گھٹ گئیں۔ مزدور انجمنوں کی ممبر شپ ڈرامائی طور سے بڑھ گئی۔ جب 1904 میں تشکیل ہوئی روسی مزدوروں کی اسمبلی کے چار ممبران کو پیوتیلوو آئرن ورکس سے برخاست کیا گیا تو ہڑتال کی مانگ کی گئی۔ آنے والے چند ہی دنوں میں 1,10000 سے زیادہ مزدوروں نے کام کا وقت آٹھ گھنٹے یومیہ، اجرتوں میں اضافے اور کام کے حالات میں اصلاح کا مطالبہ کرتے ہوئے سینٹ پیٹرس برگ میں ہڑتال کر دی۔

جب فادر گیپان کی رہنمائی میں مزدوروں کا جلوس ونٹر پلیس پہنچا تو پولیس اور کوساکس (روسی رسالے) نے اس پر حملہ کر دیا اس موقعہ پر 100 مزدور ہلاک اور تقریباً 300 زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ ''خونی اتوار'' (Bloody Sunday) کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بعد واقعات کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ تاریخ میں 1905 کے انقلاب کے نام سے مشہور ہے۔ ملک میں ہڑتالیں ہوئیں اور جب طلباء شہری آزادیوں کی کمی کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے اپنی کلاسوں سے باہر آئے تو یونیورسٹیاں بند ہوگئیں۔ وکلاء، ڈاکٹروں، انجینیئروں اور متوسط طبقے کے دوسرے مزدوروں نے یونینوں کی ایک یونین بنائی اور ایک آئین ساز اسمبلی کا مطالبہ کیا۔

1905 کے انقلاب کے اس زمانے میں زار نے ایک منتخبہ مشاورتی پارلیمنٹ یا ڈیوما (Duma) بنانے کی اجازت دیدی۔ انقلاب کے بعد تھوڑی مدت تک فیکٹری مزدوروں سے مل کر بنی ٹریڈ یونین اور فیکٹری کمیٹیاں بڑی تعداد میں موجود تھیں۔ اگرچہ 1905 کے بعد زیادہ تر کمیٹیاں اور یونین بے ضابطہ طور پر اپنا کام کرتی رہیں کیونکہ ان کو غیر قانونی قرار دیا جا چکا تھا۔ سیاسی سرگرمیوں پر بھی سخت پابندیاں عائد کردی گئیں۔ زار نے 75 دن کے اندر خود پہلی ڈیوما (Duma) کو برخاست کر دیا اور تین ماہ کے اندر اندر دوسری ڈیوما کو بھی کرڈالا۔ وہ اپنے اقتدار اور شخصی حکومت کے اختیارات پر کوئی سوال اٹھتا دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے ووٹ دینے کے قوانین بدل کر رکھ دیے اور تیسری ڈیوما میں قدامت پسند سیاست داں بھر دیے۔ روشن خیالوں اور انقلابیوں کو اس سے باہر ہی رکھا گیا۔

سرگرمی

1905 میں روس کے اندر انقلابی شورشیں برپا کیوں ہوئیں؟ 1905 کے انقلاب میں مزدوروں کے اہم مطالبات کیا تھے؟

نئے الفاظ

حقیقی اجرت: نقدی اجرت کا وہ مول جو اناج اور اشیاء کی خرید سے طے ہوتا ہے۔

2.5 پہلی عالمی جنگ اور روسی سلطنت

دو یوروپی اتحادوں جرمنی، آسٹریا اور ترکی (مرکزی طاقتیں) اور فرانس، برطانیہ اور روس (بعد میں اٹلی اور رومانیہ) کے درمیان 1914 میں جنگ چھڑ گئی۔ ہر ملک کی ایک اپنی بہت بڑی (عالمی سطح پر) سلطنت تھی اور یہ جنگ یوروپ اور اس کے باہر دونوں محاذوں پر لڑی گئی۔ یہ پہلی عالمی جنگ تھی۔

ابتدا میں روس میں جنگ میں عوام شامل تھے اور لوگ زار نکولس دوم کی حمایت میں آگے آئے۔ جنگ جاری رہی اور جب زار نے ڈیوما کے اندر موجود اہم پارٹیوں سے مشورہ کرنے سے انکار کر دیا تو اس کی حمایت میں کمی واقع ہوئی۔ جرمن مخالف جذبات بلندیوں کو جا پہنچے، جس کی مثال سینٹ پیٹرس برگ (جو جرمن نام تھا) کا نام بدل کر پیٹروگراڈ کیا جانا ہے۔ زارنیا الیگزینڈرا کی جرمن اصل (نسب) اور اس کے کمزور مشیروں، خاص طور سے راس پوتن نام کے راہب نے شخصی حکومت کو غیر مقبول بنا دیا۔

شکل 7: پہلی عالمی جنگ کے دوران روسی فوجی
شاہی روسی فوج ''روسی اسٹیم رولر'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی مسلح فوج تھی۔ جب اس فوج نے اپنی وفاداری بدل کر انقلابیوں کی حمایت شروع کی تو زار کی قوت اور اقتدار لڑکھڑانے لگا۔

پہلی عالمی جنگ میں مشرقی سرحد پر جاری لڑائی مغربی سرحد پر لڑی جانے والی جنگ سے قطعاً مختلف تھی۔ مغربی محاذ جنگ پر فوجیں مشرقی فرانس کے متوازی پھیلی خندقوں سے لڑ رہی تھیں جب کہ مشرقی محاذ پر فوجیں حرکت پذیر تھیں اور مورچے بھی لڑے گئے، مگر جان و مال کا بہت نقصان ہوا۔ یکے بعد دیگرے ہونے والی ہار دل دہلانے والی اور ہمت پست کرنے والی تھی۔ 1914 اور 1916 کے درمیان روسی افواج جرمنی اور آسٹریا میں بری طرح ہاریں۔ 1917 تک کی جنگ میں 70 لاکھ فوجی مارے گئے۔ جب فوج واپس لوٹی تو روسی افواج نے کھڑی فصلوں اور عمارتوں کو تباہ و برباد کر ڈالا تاکہ دشمن کسی بھی قسم کے مادی سہارے سے محروم رہے۔ فصلوں اور عمارتوں کی تباہی کے نتیجے میں روس کے اندر 30 لاکھ مہاجر جمع ہو گئے۔ اس صورت حال سے حکومت اور زار کے وقار کو دھکا لگا جس سے دونوں کی بدنامی ہوئی۔ فوجی ایسی جنگ لڑنے کو بالکل تیار نہ تھے۔

جنگ کا صنعت پر بھی برا اثر پڑا۔ روس میں خود اپنی صنعتوں کی تعداد نہایت کم تھی اور بحیرہ بالٹک پر جرمن قبضے کی وجہ سے صنعتی اشیاء کے دوسرے ماخذ سے روس کٹ کر رہ گیا۔ یوروپ کی بہ نسبت روس کے اندر صنعتی ساز و سامان زیادہ تیزی سے منتشر ہوا۔ 1916 تک ریلوے لائنیں ٹوٹنا شروع ہو گئیں۔ صحت مند لوگوں کو جنگ کے لیے طلب کر لیا گیا۔ اس وجہ سے ملک میں مزدوروں کی کمی ہو گئی اور ضروری اشیاء تیار کرنے والی چھوٹی چھوٹی ورک شاپس بند ہو گئیں۔ فوج کا پیٹ بھرنے کے لیے اناج کی ایک بڑی مقدار محاذ جنگ پر بھیج دی گئی۔ شہر میں رہنے والے لوگوں کے لیے روٹی اور آٹے کی قلت پیدا ہو گئی۔ 1916 کے سردی کے موسم آنے تک روٹی کی دوکانوں پر فسادات عام ہو گئے تھے۔

سرگرمی

1916 میں آپ مشرقی محاذ جنگ پر زار کی فوج کے ایک جنرل ہیں۔ آپ روسی حکومت کے لیے ایک رپورٹ لکھ رہے ہیں۔ اپنی رپورٹ لکھیے اور مشورہ دیجیے کہ صورت حال کو بہتر بنانے میں حکومت کو کیا کرنا چاہیئے۔

3 پیٹروگراڈ میں فروری انقلاب

1917 کے سردی کے موسم میں راجدھانی پیٹروگراڈ میں حالات نہایت سنجیدہ تھے۔شہر کے لوگوں کی اندرونی تفریق شہر کی ترتیب سے بھی جھلکتی ہے۔مزدوروں کے کوارٹر اور فیکٹریاں نیوا ندی کے دائیں کنارے پر واقع تھے۔اس کے بائیں کنارے پر نہایت پرشکوہ علاقے تھے جہاں ونٹر پلیس اور دوسری سرکاری عمارتیں تھیں جن میں وہ محل بھی شامل تھا جہاں ڈیوما کی نشست ہوتی تھی۔فروری 1917 میں مزدوروں کے حلقوں میں کھانے کی قلت کو بڑی شدت سے محسوس کیا گیا۔سردیاں بڑی شدید تھیں اس سال غیر معمولی پالا اور بھاری برفباری دیکھنے میں آئی تھی۔ممبران پارلیمنٹ جو منتخبہ حکومت کے طرفدار تھے، ڈیوما کو تحلیل کرنے کی زار کی خواہش کے مخالف تھے۔

22 فروری کو ندی کے دائیں کنارے پر واقع ایک فیکٹری میں تالا بندی ہوگئی اگلے ہی دن پچاس فیکٹریوں کے مزدوروں نے بند ہونے والی فیکٹری کے مزدوروں کی حمایت میں ہڑتال کردی۔ بہت سے مقامات پر تو عورتوں نے ہڑتالوں کی قیادت کی۔ اس دن کا نام ''بین الاقوامی یوم خواتین'' (International Women's Day) پڑا۔مظاہرہ کرتے ہوئے مزدور، فیکٹری کوارٹرز سے گزر کر راجدھانی کے مرکز نیوسکی پراسپیکٹ تک جا پہنچے۔یہ وہ مرحلہ تھا جب کوئی بھی سیاسی پارٹی پوری سرگرمی سے تحریک کو منظّم نہیں کر رہی تھی۔جوں ہی فیشن ایبل رہائش گاہوں اور سرکاری عمارتوں کو مزدوروں نے گھیرا حکومت نے کرفیو نافذ کر دیا۔شام تک مظاہرین تتر بتر ہوگئے لیکن 24 اور 25 فروری کو وہ واپس لوٹ آئے۔حکومت نے مظاہرین پر نظر رکھنے کے لیے اسپ سوار فوج اور پولیس بلالی۔ اتوار 25 فروری کو حکومت نے ڈیوما کو معطل کر دیا۔اس اقدام کے خلاف سیاسی رہنماؤں نے اپنی آواز بلند کی۔مظاہرین 26 فروری کو ندی کے بائیں کنارے پر واقع گلیوں میں پوری طاقت کے ساتھ لوٹ آئے۔27 فروری کو پولیس ہیڈ کوارٹر پر لوٹ مار ہوئی گلیاں لوگوں سے اٹی پڑی تھیں لوگ روٹی، اجرتوں، کام کے بہتر گھنٹوں اور جمہوریت کے بارے میں نعرے لگا رہے تھے۔حکومت نے صورت حال پر قابو پانے کی کوشش کی اور اس مسئلہ کے حل کے لیے اسپ سوار فوج بلالی گئی۔تاہم اسپ سوار فوج نے مظاہرین پر گولی چلانے سے انکار کر دیا۔رجمنٹ کی بیرکوں میں ایک افسر کو گولی ماردی گئی اور تین دوسری فوجی ٹکڑیوں نے بغاوت کر دی اور ہڑتالی مزدوروں کا ساتھ دینے کا عہد کیا۔شام تک فوجی اور ہڑتالی مزدور اسی عمارت میں جہاں ڈیوما کا اجلاس ہوتا تھا، سوویت یا کونسل بنانے کے لیے جمع ہوئے۔یہ پیٹروگراڈ سوویت تھی۔

شکل 8: ڈیوما میں اجلاس کرتے ہوئے پیٹروگراڈ سوویت، فروری 1917

اگلے ہی دن ملاقات کرنے کے لیے ایک وفد زار کے پاس پہنچا۔فوجی کمانڈروں نے اس کو تخت سے دست بردار ہونے کی صلاح دی۔2 مارچ کو اس نے ان کی

صلاح پر عمل کیا۔ ملک کا نظام چلانے کے لیے سوویت رہنماؤں اور ڈیوما کے رہنماؤں نے ایک عارضی حکومت (Provisional Government) بنائی اور طے پایا کہ روس کے مستقبل کا فیصلہ آئین ساز اسمبلی کو سونپا جائے جس کا چناؤ عالمگیر بالغ رائے دہندگی کے اصول پر ہو۔ پیٹروگراڈ نے اس فروری انقلاب کی رہنمائی کی تھی جس کی وجہ سے فروری 1917 میں روس کے اندر شہنشاہیت کا خاتمہ ہوا۔

باکس 1

فروری انقلاب میں عورتوں کی شمولیت

''اکثر خواتین مزدوروں نے اپنے ساتھی مرد مزدوروں کو تحریک دلائی۔ لارنز ٹیلی فون فیکٹری میں مارفا واسیلیوا نے تن تنہا ایک کامیاب ہڑتال کروائی اس صبح یوم خواتین کی تقریب میں خواتین مزدوروں نے مردوں کو سرخ کمانیں پیش کیں۔ اس وقت مارفا واسیلیوا نے جو ایک ملنگ مشین چلاتی تھی اپنے کام کو روک دیا اور بے مدت ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ اس کے ساتھ کام کرنے والے مزدور اس کی حمایت کو تیار ہو گئے۔ فورمین نے انتظامیہ کو اطلاع دی اور اس کو ایک ڈبل روٹی بھیج دی۔ اس نے ڈبل روٹی تو قبول کر لی لیکن کام پر واپس جانے سے انکار کر دیا۔ منتظم نے اس سے پوچھا کہ اس نے کام کرنے کو انکار کیوں کیا تھا۔ اس نے جواب دیا ''میں تنہا ہی شکم سیر نہیں ہو سکتی جب کہ دوسرے بھوکے ہیں'' فیکٹری کے دوسرے حصوں سے بھی عورتیں مارفا کے ارد گرد اس کی حمایت میں جمع ہو گئیں اور اس کے بعد تمام دوسری عورتوں نے بھی کام روک دیا۔ جلد ہی مردوں نے بھی اپنے اوزار چھوڑ دیے اور پوری بھیڑ گلی میں جمع ہو گئی''۔

''نامور عورتیں'' (2002) چھوئی چڑ جی سے ماخوذ۔

3.1 فروری کے بعد

عارضی حکومت میں فوجیوں، زمینداروں اور صنعت کاروں کا کافی اثر تھا۔ لیکن ان میں موجود روشن خیال اور اشتراکی عناصر مستقبل میں آنے والی منتخبہ حکومت کے لیے سیاسی سرگرمیوں کی ہمت افزائی کر رہے تھے۔ عوامی جلسوں اور انجمنوں سے پابندیاں ہٹالی گئیں تھیں ہر جگہ پیٹروگراڈ سوویت جیسی سوویتیں'' قائم کی گئیں۔ اگرچہ اس ضمن میں انتخاب کے کسی مشترکہ نظام پر عمل نہیں کیا جا رہا تھا۔

اپریل 1917 میں بالشویک رہنما والادیمیر لینن اپنی جلاوطنی کے بعد روس واپس لوٹے۔ اس نے اور بالشویکیوں نے 1914 سے ہی جنگ کی مخالفت کی تھی۔ اس نے سوچا کہ اقتدار پر سوویتیوں کے قبضہ کرنے کا یہی موقعہ ہے۔ اس نے جنگ ختم کرنے، کسانوں کو زمین منتقل کرنے اور بینکوں کو قومیانے کا اعلان کر دیا۔ یہ تین مطالبات لینن کے اپریل تھیسس (April Thesis) تھے۔ اس نے یہ دلیل بھی پیش کی کہ نئے Redical مقاصد کو ظاہر کرنے کے لیے بالشویک پارٹی کا نیا نام کمیونسٹ پارٹی رکھا جائے۔ شروع میں تو بالشویک پارٹی میں موجود زیادہ تر لوگ 'اپریل تھیسس' سے حیران رہ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ ابھی اس اشتراکی انقلاب کے لیے موزوں اور مناسب وقت نہیں تھا اور عارضی حکومت کو حمایت کی ضرورت تھی۔ لیکن آنے والے مہینوں کے حالات نے ان کے اندازِ فکر کو بدل ڈالا۔

سرگرمی

ذریعہ A باکس 1 پر دوبارہ نظر ڈالیے۔

- مزدوروں کے مزاج میں آئی پانچ تبدیلیاں درج کیجیے۔
- خود کو ایک ایسی عورت کی جگہ پر رکھیے جس نے دونوں صورتوں کا مشاہدہ کیا ہے اور حالات میں آئی تبدیلی کا حال بیان کیجیے۔

پورے گرمیوں کے موسم میں مزدور تحریک طول وعرض میں پھیل گئی۔ صنعتی علاقوں میں ایسی فیکٹری کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی جنھوں نے صنعت کاروں کے کارخانوں سے وابستہ طریقہ کار پر سوال کرنا شروع کیے۔ ٹریڈ یونینوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ فوج میں سپاہیوں کی کمیٹیاں بنائی گئیں۔ جون میں 500 سوویتیوں نے کل روسی کانگریس میں اپنے نمائندے بھیجے۔ جب عارضی حکومت نے اپنی طاقت گھٹتے اور بالشویکی اثر کو بڑھتے دیکھا تو اس نے پھیلتی بے اطمینانی کے خلاف سخت اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے کارخانوں کو چلانے میں مزدوروں کی کوششوں کے خلاف مدافعت شروع کی اور لیڈروں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ جولائی 1917 میں بالشویکیوں کے ذریعہ چلائے گئے عوامی مظاہروں کو سختی سے دبایا گیا۔ متعدد بالشویکی رہنماؤں کو روپوش ہونا اور بھاگنا پڑا۔

اسی دوران دیہی علاقے میں کسانوں اور ان کے اشترا کی انقلابی رہنماؤں نے زمین کی دوبارہ تقسیم پر زور دینا شروع کیا۔ اس صورت حال پر قابو پانے کے لیے زمینی کمیٹیوں (Land Committees) کی تشکیل ہوئی۔ اشتراکی انقلابوں سے تحریک پا کر کسانوں نے جولائی اور ستمبر 1917 کے درمیان زمین پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔

شکل 9: اپریل 1917 میں مزدوروں کو خطاب کرتے ہوئے لنین کی بالشویکی شبیہ۔

3.2 اکتوبر 1917 کا انقلاب

جب عارضی حکومت اور بالشویکیوں کے درمیان اختلافات بڑھے، لنین کو اس بات کا خوف ہوا کہ عارضی حکومت آمریت قائم کر دے گی۔ ستمبر میں اس نے حکومت کے خلاف بغاوت شروع کرنے کے

شکل 10: جولائی کے دن: 17 جولائی 1917 کو بالشویک حامی احتجاج پر گولیاں برساتی فوج۔

لیے بات چیت کرنا شروع کی ۔فوج ،سوویتوں اور کارخانوں میں موجود بالشویکی حامیوں کو یک جا کیا۔ 16 اکتوبر 1917 کولینن نے پیٹروگراڈ سوویت اور بالشویک پارٹی کو اقتدار کے اشترا کی قبضے پر راضی کیا۔ قبضہ کے اس منصوبے پر عمل کرنے کے لیے لیون ٹراٹسکی کے تحت سوویت نے ایک فوجی انقلابی کمیٹی (Military Revolutionary Committee) کا تقرر کیا اس کی تاریخ صیغہ راز میں رکھی گئی۔

24 اکتوبر کو بغاوت کی ابتدا ہوئی ۔مستقبل میں آنے والی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے وزیر اعظم کرنسکی نے فوجی ٹکڑیاں طلب کرنے کے لیے شہر چھوڑ دیا۔ صبح سویرے ان فوجیوں نے جو حکومت کے وفادار تھے دو بالشویک اخباروں کی عمارت پر قبضہ کرلیا۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گراف دفتروں پر قبضہ کرنے اور ونٹر پیلیس کی حفاظت کرنے کے لیے سرکاری حامی فوجی بھیجے گئے۔اس فیصلے پر تیزی سے عمل کرتے ہوئے فوجی انقلابی کمیٹی نے اپنے حامیوں کو سرکاری دفاتر پر قبضہ کرنے اور وزراء کو گرفتار کرنے کا حکم دیدیا۔ اسی دن بعد میں جنگی جہاز اورورا (Aurora) نے ونٹر پلیس پر بمباری کردی۔اس کے بعد مزید سمندری جہاز نیوا (Neva) ندی سے گذرتے ہوئے مختلف ٹھکانوں پر قابض ہو گئے۔ رات تک شہر کمیٹی کے قبضے میں آ گیا اور وزراء نے خود سپردگی کردی۔ پیٹروگراڈ میں، سوویتوں کی کل روسی کانگریس کی بیٹھک میں، اکثریت نے بالشویکی کارروائی کی تائید کی۔ دوسرے شہروں میں بھی شورشیں ہوئیں۔ خاص طور سے ماسکو میں زبردست جنگ جاری تھی لیکن دسمبر آنے تک بالشویکیوں نے ماسکو پٹروگراڈ علاقے پر قبضہ جمالیا تھا۔

باکس 2

روسی انقلاب کی تاریخ کا تعین

روسی انقلاب کی تاریخ: یکم فروری 1918 تک روس میں جولین کیلنڈر استعمال ہوتا تھا ۔ اس کے بعد ملک نے اس گری گورین کیلنڈر کا استعمال شروع کیا جو آج ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔ گری گورین تاریخیں جولین تاریخوں سے 13 دن آگے ہوتی ہیں۔اس لیے، ہمارے کیلنڈر کے مطابق 'فروری' انقلاب 12 مارچ کو رونما ہوا اور 'اکتوبر' انقلاب 7 نومبر کو آیا۔

چند اہم تاریخیں

1850 کا عشرہ۔ 1880

کا عشرہ روس میں اشترا کیت پر مناظرے

1898

روسی سوشل ڈیموکریٹک ورکرز پارٹی کی تشکیل۔

1905

خونی اتوار اور 1905 کا انقلاب

1917

2 مارچ ۔تخت سے زار کی دست برداری ۔ 24 اکتوبر پیٹروگراڈ میں بالشویکی شورش

1918-20

خانہ جنگی

1919

کومنٹرن کی تشکیل

1929

اجتماعی بنانے کی ابتداء

شکل 11: پیٹروگراڈ کے مزدوروں کے ساتھ لینن (بائیں) اور ٹراٹسکی (دائیں)۔

4 اکتوبر کے بعد کیا تبدیلی رونما ہوئی؟

شکل 12: سوویت ہیٹ (بودیونوکا) پہنے ایک فوجی

بالشویکی نجی ملکیت کے پورے طور سے مخالف تھے۔ نومبر 1917 میں زیادہ تر صنعتیں اور بینک قومیا لیے گئے۔ اس کا یہ مطلب تھا کہ حکومت ملکیت اور انتظامیہ دونوں پر قابض ہوگئی۔ زمین کو سماجی جائیداد بنانے کا اعلان ہوا اور امراء کی زمین پر قبضہ کرنے کے لیے کسانوں کو اجازت دیدی گئی۔ شہروں میں بالشویکیوں نے خاندانی ضروریات کے مطابق بڑے بڑے مکانوں کی تقسیم کی اور تقسیم کا منصوبہ نافذ کیا۔ انہوں نے روزانہ زندگی میں ہونے والی علامتوں کو بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے طبقہ اشرافیہ کے پرانے خطابات کا استعمال ممنوع کردیا۔ اس تبدیلی پر زور دینے کے لیے 1918 میں منعقد ایک مقابلے کے بعد فوجیوں اور اور سرکاری ملازموں کے لیے نئی وردیاں بنائی گئیں جس کے تحت مخصوص ٹوپی بودیونوکا (budeonovka) کا انتخاب ہوا۔

بالشویک پارٹی کا نام بدل کر روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) رکھا گیا۔ نومبر 1917 میں بالشویکوں نے دستور ساز اسمبلی کے لیے انتخابات کرائے لیکن ان میں ان کو اکثریت حاصل نہ ہوسکی۔ جنوری 1918 میں اسمبلی نے بالشویک اقدامات کو مسترد کردیا اور لینن نے اسمبلی کو برخاست کردیا۔ لینن کا خیال تھا کہ غیر یقینی حالات میں چنی گئی اسمبلی کے مقابلے کل روسی سویت کانگریس کہیں زیادہ جمہوری تنظیم تھی۔ مارچ 1918 میں دوسرے سیاسی اتحادیوں کی مخالفت کے باوجود بالشویکوں نے بریسٹ لٹوسک (Brest Litovsk) میں جرمنی کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا۔ آئندہ سالوں میں، بالشویک پارٹی سوویت کی کل روسی کانگریس کے انتخابات میں حصہ لینے والی واحد جماعت رہ گئی۔ کل روسی کانگریس کو پارلیمنٹ کا درجہ دے دیا گیا۔ روس یک پارٹی ریاست بن گیا۔ خفیہ پولیس نے (جو پہلے چیکا (Cheka) اور بعد میں او جی پی یو (OGPU) اور این کے وی ڈی (NKVD) کہلائی) ان لوگوں کو سزا دی جو بالشویکوں کی تنقید کرتے تھے۔ متعدد نوجوان مصنفین اور فنکاروں نے پارٹی کی حمایت کی کیونکہ وہ تبدیلی اور اشتراکیت کے حق میں تھی۔ جسکی وجہ سے اکتوبر 1917 کے بعد آرٹ اور فن معماری پر تجربات ہوئے۔ لیکن بہت سے لوگوں میں مایوسی اس لیے پھیلی کیونکہ پارٹی نے سنسر شپ کی ہمت افزائی کی۔ ملک میں موجود تمام ٹریڈ یونینوں کو پارٹی کنٹرول کے تحت لایا گیا۔

شکل 13: 1918 میں ماسکو میں یوم مئی کا مظاہرہ۔

باکس 3

اکتوبر انقلاب اور روسی دیہات: دو نظریے

اگلے ہی دن 25 اکتوبر 1917 کی انقلابی شورش کی خبریں گاؤں میں پہنچیں جس کا استقبال نہایت گرم جوشی سے ہوا۔ کسانوں کے لیے اس انقلاب کا مطلب مفت زمین اور جنگ کا خاتمہ تھا۔ جس دن گاؤں میں یہ خبریں پہنچیں، مالک زمین کی حویلی میں لوٹ مار مچ گئی۔ اس کے اناج کے ذخائر پر قبضہ کرلیا گیا اور اس کے وسیع باغیچے کو کاٹ ڈالا گیا اور بطور لکڑی کسانوں کو فروخت کر دیا گیا۔ اس کے فارم ہاؤسوں کو منہدم کر دیا گیا اور زمین ان کسانوں میں تقسیم کر دی گئی جو سوویت طرز زندگی گزارنے کو تیار تھے۔

فیدور بیلوو: ایک اجتماعی کار سوویت فارم کی تاریخ

ایک زمیندار خاندان کے ایک فرد نے املاک پر ہوئے واقعات کے بارے میں اپنے ایک رشتہ دار کو لکھا:

''تختہ پلٹ بلا تکلیف خاموشی سے اور پرامن طور سے ہوا۔ شروع کے دن تو ناقابل برداشت تھے۔ میخائیل میخائیلووچ (تعلقے کا مالک) پرسکون تھا، اس کی لڑکیاں بھی۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ چیئرمین نے برتاؤ ٹھیک ڈھنگ سے اور خوش خلقی سے کیا۔ ہمارے پاس دو گائیں اور دو گھوڑے چھوڑ دیے گئے۔ ہمارے نوکر انقلابیوں سے کہتے کہ وہ ہمیں تنگ نہ کریں ان کو بھی زندگی گزارنے دیں۔ ہم ان کے تحفظ اور ان کی جائیداد کے ضامن ہیں۔ ہم ان کے ساتھ اس درجہ انسانی برتاؤ چاہتے ہیں جیسا کہ ممکن ہو سکے۔

ایسی بھی افواہیں پھیل رہی ہیں کہ گاؤں والے کمیٹیوں کے ذریعہ املاک کو خالی کرانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسے میخائیل میخائیلووچ کو لوٹانا چاہتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ایسا ہوگا اور یہ کہ نہ ہمارے لیے ٹھیک بھی ہے۔ لیکن ہم کو اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے لوگوں میں ضمیر موجود ہے۔''

سرج شمے مان کی تصنیف ''ایکوز آف اے نیٹو لینڈ' ٹو سنچریز آف اے رشین ولیج' (1997) سے ماخوذ

سرگرمی

دیہی علاقوں میں انقلاب پر دو نظریات کا مطالعہ کیجیے۔ آپ خود کو واقعات کا عینی شاہد تصور کیجیے۔ درج ذیل کے نقطہ نظر سے مختصر حال تحریر کیجیے۔

- زمینی تعلقے کے مالک
- ایک چھوٹے کسان
- ایک صحافی

4.1 خانہ جنگی

جب بالشویکیوں نے زمین کی دوبارہ تقسیم کا حکم دیا، روسی فوج منتشر ہونا شروع ہوگئی۔ فوجی جو کہ زیادہ تر کسان تھے، اس نئی تقسیم کے لیے گھر جانا چاہتے تھے اس لیے وہ فوج چھوڑ کر چلے گئے۔ غیر بالشویکی اشتراکیوں، لبرل اور شخصی حکومت کے حامیوں نے بالشویکی شورش کی ملامت کی۔ ان کے لیڈر جنوبی روس میں چلے گئے اور انہوں نے بالشویکیوں (ریڈز) سے جنگ کرنے کے لیے فوجی ٹکڑیاں تیار کیں۔ 1918 اور 1919 کے درمیان سبز'' (سوشلسٹ اور رو ولیوشنری) اور سفید'' زار کے حامیوں نے روسی سلطنت کے زیادہ تر حصے پر قبضہ کرلیا۔ ان کو فرانسیسی، امریکن، برٹش اور جاپانی فوجوں کی یعنی ان تمام طاقتوں کی حمایت حاصل تھی، جو روس میں اشتراکیت کی توسیع سے پریشان تھیں۔ ان افواج اور بالشویکوں کے درمیان چلی خانہ جنگی کی وجہ سے لوٹ مار، رہزنی اور قحط سالی ایک عام بات ہوگئی۔

'وہائٹس' میں نجی جائیداد کے حامیوں نے ان کسانوں کے خلاف سخت اقدامات اٹھائے جو زمین پر قابض ہوگئے تھے۔ اس قسم کی کارروائیوں کی وجہ سے غیر بالشویکیوں کے لیے عوامی حمایت میں کمی واقع ہوئی۔ جنوری 1920 تک بالشویکیوں نے سابقہ روسی سلطنت کے زیادہ تر حصے پر قبضہ کرلیا ان کو غیر

روسی قومیتیوں اور مسلم جدیدیوں (Jadidists) کے ساتھ تعاون کی وجہ سے کامیابی حاصل ہوئی۔ ان مقامات پر تعاون بھی کام نہ آیا جہاں روسی نوآبادکار خود بالشویک بن گئے۔ وسطی ایشیا میں واقع کھیوا میں بالشویکی نوآبادکاروں نے اشتراکیت کے تحفظ کے نام پر مقامی قوم پرستوں کا بیدردی سے قتل عام کیا۔ اس صورت حال سے لوگ الجھن میں گرفتار تھے کہ بالشویک حکومت آخر کیا چاہتی ہے۔

جزوی طور پر اس کے علاج کے لیے سوویت یونین میں زیادہ تر غیر روسی قومیتوں کو سیاسی خودمختاری دیدی گئی، جو ایک ایسی ریاست تھی جس کو بالشویکیوں نے روسی سلطنت میں سے دسمبر 1922 میں بنایا تھا۔ لیکن چونکہ بالشویکوں نے مقامی سرکاروں پر متعدد غیر مقبول اور سخت پالیسیاں، مثلاً خانہ بدوشی کی روک تھام، تھوپ دی تھیں، اس لیے مختلف قومیتوں کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش جزوی طور پر ہی کامیاب ہوسکی۔

سرگرمی

مرکزی ایشیا میں روسی انقلاب کو لوگوں نے مختلف زاویوں سے کیوں دیکھا؟

ماخذ B

اکتوبر انقلاب کا مرکزی ایشیا: دو نظریات

ایم این رائے ایک ہندوستانی انقلابی، میکسیکن کمیونسٹ پارٹی کے بانی اور ہندوستان، چین اور یوروپ میں معروف کومنٹرن (کمیونسٹ انٹرنیشنل) کے رہنما تھے۔ 1920 کے دہے میں خانہ جنگی کے دوران وہ وسطی ایشیا میں تھے انہوں نے لکھا تھا:

''سردار ایک سخی بوڑھا آدمی تھا۔ اس کا خدمت گار جو روسی زبان میں بات کررہا تھا، اس نے انقلاب کے بارے میں سنا تھا جس میں زار کا تختہ پلٹ دیا گیا تھا اور ان جنرلوں کو بھگا دیا گیا تھا جنھوں نے کرغز کے وطن کو فتح کیا تھا۔ اس لیے انقلاب کا یہ مطلب تھا کہ اب کرغز اپنی سرزمین کے خود مالک ہیں۔ کرغز نوجوان نے زوردار نعرہ لگایا۔ ''انقلاب زندہ باد'' وہ ایک پیدائشی بالشویکی معلوم ہورہا تھا۔ اس خوشی میں پورے قبیلے نے شرکت کی۔

ایم این رائے میموریز، (1964)

کرغزیوں نے پہلے انقلاب (فروری انقلاب) کا پوری گرمجوشی سے استقبال کیا اور دوسرے انقلاب کا حیرانی اور خوف کے ساتھ.... پہلے انقلاب نے ان کو زارشاہی حکومت کے استبداد سے آزادی دلوائی اور ان کی اس امید کو تقویت ملی.... کہ اب ان کو خودمختاری حاصل ہوگی۔ جب کہ دوسرے انقلاب (اکتوبر انقلاب) کے ساتھ تشدد، لوٹ کھسوٹ، ٹیکس اور آمرانہ اقتدار کا قیام تھا۔ ایک وقت ایسا تھا جب کہ زار کے نوکر شاہ کرغزیوں پر ظلم کرتے تھے اب لوگوں کا وہی گروپ.... اسی حکومت کو آگے بڑھا رہا تھا....

1919 میں قزاق رہنما کا بیان

''لس موومنٹ نیشناکس چرلس مسلمان ڈی روسی (1960) تصنیف الیگزنڈر بنگسن اور چنٹال کیل کیجیے میں نقل کیا گیا 1919 میں ایک قزاق لیڈر کا بیان۔

4.2 اشترا کی (سوشلسٹ) سماج کی تشکیل

خانہ جنگی کے زمانے میں بالشویکیوں نے صنعتوں اور بینکوں کو قومیالیا۔ انہوں نے کسانوں کو اس زمین پر کاشت کی اجازت دیدی جو سماجیالی گئی تھی۔ بالشویکیوں نے ضبط شدہ زمین کو یہ دکھانے کے لیے استعمال کیا کہ اجتماعی کام کے کیا فوائد ہیں۔

باکس 4

یوکرین کے ایک گاؤں میں اشترا کی کاشتکاری:

''دو (ضبط شدہ) فارموں کو استعمال کی بنیاد بنا کر ایک کمیون قائم کی گئی۔ یہ کمیون ستر اشخاص کی تیرہ فیملیوں پر مشتمل تھی۔ وہ آلاتِ زراعت جن کو دوسرے فارموں سے ضبط کیا تھا، کمیون کو سونپ دیے گئے۔ ممبران مشترکہ ڈائننگ ہال میں کھانا کھاتے تھے اور آمدنی ''کوآپریٹو کمیونزم'' کے اصولوں کے مطابق تقسیم ہوتی تھی۔ ممبران کی محنت کی کل پیداوار، رہائش گاہیں اور دوسری سہولیات کمیون کی ملکیت تھیں جن کا استعمال کمیون کے ممبران مشترکہ طور سے کرتے تھے۔

دی ہسٹری آف اے سوویٹ کلکٹیو فارم (1955) : فیدور بیلوو

مرکزی منصوبہ بندی کا عمل شروع ہوا۔ ایک منصوبہ کے تحت افسران اندازہ لگاتے تھے کہ صحیح معنوں میں معیشت کس طرح چل سکتی ہے اور اس کے بعد پانچ سالہ نشانے طے کیے جاتے تھے یہ پنج سالہ منصوبے کہلاتے تھے حکومت پہلے دو منصوبوں کے دوران (32-1927 اور 38-1933) صنعتی ترقی کے فروغ کے لیے تمام قیمتوں کا تعین کرتی تھی۔ اسی طرح مرکزی منصوبہ بندی سے معاشی پیداوار میں ترقی ہوئی۔ صنعتی پیداوار بڑھ گئی۔ (تیل، کوئلے اور فولاد میں 1929 اور 1933 کے درمیان 100 فی صد پیداوار میں اضافہ ہوا) کئی صنعتی شہر وجود میں آئے۔

تاہم، تیزی سے تعمیری کام کرنے سے مزدوروں کے معیار زندگی میں گراوٹ آئی۔ شہر میگنی ٹوگورسک میں اسٹیل پلانٹ کی تعمیر کا کام تین سال میں پورا ہو گیا۔ یہاں مزدور تکلیف دہ حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے ہی سال میں تعمیری کام کے اندر 550 بار رکاوٹ پیش آئی۔ رہائشی کوارٹروں میں سردی کے موسم میں جہاں درجہ حرارت صفر سے 40 درجے نیچے رہتا تھا لوگوں کو قضائے حاجت کے لیے چوتھی منزل سے نیچے گلی میں آنا پڑتا تھا۔''

شکل 14: فیکٹریاں اشترا کیت کی علامت بن گئیں
اس پوسٹر میں لکھا ہے ''چمنیوں سے نکلتا دھواں سوویت روس کی سانسیں ہیں''۔

اسکول کا ایک بڑا وسیع نظام قائم کیا گیا اور مزدوروں اور کسانوں کے لیے یونیورسٹیوں میں داخلے کے انتظامات کیے گئے۔ مزدور عورتوں کی مدد کے لیے فیکٹریوں میں بچوں کے لیے پرورش گاہیں قائم ہوئیں۔ عوامی صحت کی دیکھ بھال کے لیے سستی سہولیات مہیا کرائی گئیں۔ مزدوروں کے لیے بہتر رہائش گاہیں قائم ہوئیں۔ چونکہ حکومت کے پاس وسائل کی کمی تھی اس لیے ان تمام سہولیات میں توازن برقرار نہ رہ سکا۔

شکل15: 1930 کے عشرے میں سوویت روس کے اسکول میں بچے:
وہ سوویت معیشت کا مطالعہ کررہے ہیں۔

شکل16: پہلے پنچ سالہ منصوبے کے دوران ماگنی ٹوگورسک میں ایک بچہ:
وہ سوویت روس کی خاطر محنت کررہا ہے۔

شکل17: 1930 کے عشرے میں فیکٹری کا طعام خانہ۔

ماخذ C

1933 میں سوویت بچپن کے خواب اور حقیقت

پیارے دادا کالینن....

میرا خاندان کافی بڑا ہے۔ جس میں چار بچے ہیں ہمارے ابا جان نہیں رہے۔ وہ مزدوروں کی فلاح کے لیے لڑتے ہوئے مرگئے...میری ماں بیمار پڑی ہے....میں خوب تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن اسکول نہیں جا سکتا۔ میرے پاس جوتوں کے چند پرانے جوڑے پڑے ہیں مگر وہ اس درجہ پھٹ چکے ہیں کہ اب کوئی انھیں سینے کو بھی تیار نہیں۔ میری ماں بیمار ہے، ہمارے پاس نہ تو پیسہ ہے اور نہ کھانے کو روٹی لیکن ان حالات میں بھی میں خوب تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں....ہمارے سامنے تعلیم حاصل کرنے کا مشکل کام کھڑا ہے ایک ایسا کام جس کی کوئی حد نہیں۔ یہ وہ بات ہے جو ہمارے لیڈر ولادیمیر ایلیچ لنین نے کہی تھی لیکن مجھ کو اپنی تعلیم روکنی پڑی۔ ہمارے نہ تو رشتہ دار ہیں اور نہ کوئی مددگار اس لیے اپنے خاندان کو بھوکے مرنے سے بچانے کے لیے مجھ کو کام کرنے کے لیے فیکٹری جانا پڑتا ہے۔ پیارے دادا جان میری عمر 13 سال ہے۔ میں ایک اچھا طالب علم ہوں اور میری رپورٹ بھی خراب نہیں ہے۔ میں پانچویں جماعت کا طلب علم ہوں....

ایک تیرہ سالہ مزدور کی جانب سے سوویت صدر کالینن کو لکھا گیا خط (1933): From:V.Sokolov(ed)Obshchestvo 1 Vlast, v 1930-ye gody (Moscow,1947)

4.3: اسٹالینیزم اور اجتماعیت کاری

ابتدائی منصوبہ بند معیشت کا زمانہ زراعت کی اجتماعیت کاری کی تباہیوں سے وابستہ تھا۔ 28-1927 کے زمانے تک سویت روس کے قصبات اناج سپلائی کے سنجیدہ مسئلے کا مقابلہ کر رہے تھے۔ حکومت نے اناج کے فروخت کی قیمتوں کا تعیّن کر دیا لیکن ان مقررہ قیمتوں پر کسانوں نے سرکاری خرید کرنے والوں کے ہاتھ اپنا اناج فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔

اسٹالن نے جو لینن کی موت کے بعد سوویت روس کا سربراہ بنا تھا سخت ہنگامی اقدامات اٹھائے۔ اس کو محسوس ہوا کہ دیہی علاقے میں مالدار کسان اور تاجروں نے زیادہ قیمتوں کی امید میں اناج کے فاضل ذخائر بٹور لیے ہیں۔ ایسی سٹے بازی کو روکنے کے لیے اناج کے ذخائر ضبط کر لیے گئے۔

1928 میں اس پارٹی کے ممبران نے اناج پیدا کرنے والے علاقوں کا دورہ کیا جہاں جبراً اناج وصولی پروگرام پر نظر رکھی گئی اور کلاکوں (مالدار کسانوں کا نام) کے اناج ذخائر پر چھاپہ مارا گیا۔ جوں جوں اناج کی کمی محسوس ہوئی فارموں کی اجتماعیت کاری کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں دلیل یہ پیش ہوئی کہ جزوی طور سے کسانوں کے پاس چھوٹے چھوٹے قطعات آراضی ہونے کی وجہ سے اناج کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ 1917 کے بعد زمین کسانوں کے حوالے کر دی گئی تھی۔ ان چھوٹے چھوٹے فارموں کی جدید کاری نہ ہو سکی۔ مشینری کے ساتھ صنعتی پیمانے پر جدید فارموں کی ترقی کے لیے کلاکوں کو مٹانا کسانوں سے زمین واپس لینا اور ریاستی نگرانی کے تحت بڑے بڑے فارم قائم کرنا ضروری سمجھا گیا۔

اس کے بعد جو پروگرام آیا وہ اسٹالن کا اجتماعیت کاری کا پروگرام تھا۔ 1929 سے پارٹی نے تمام کسانوں کو اجتماعی فارموں(kolkhoz) پر کاشتکاری کے لیے مجبور کیا۔ فاضل زمین اور آلات زراعت کا تبادلہ اجتماعی فارموں کو کر دیا گیا۔ کسان کھیت پر کام کرتے تھے اور اجتماعی فارم سے حاصل منافع بانٹ لیا جاتا تھا۔ غصے میں بھرے کسانوں نے سرکاری افسران کی مخالفت کی اور اپنے مویشی مار ڈالے 1929 اور 1931 کے درمیان مویشیوں کی تعداد صرف ایک تہائی ہی رہ گئی۔ ان لوگوں کو جنھوں نے اجتماعیت کاری کی مخالفت کی سخت سزائیں دی گئیں۔ ایسے متعدد کسانوں کو منتقل یا جلاوطن کر دیا گیا۔ جو کسان اجتماعیت کاری کے خلاف مقابلہ آرائی پر آمادہ تھے، وہ دلیل یہ پیش کر رہے تھے کہ وہ مالدار نہیں ہیں اور اشتراکیت کے مخالف بھی نہیں ہیں۔ وہ متعدد وجوہات سے اجتماعی فارموں پر کام کرنے کے حق میں نہ تھے۔ اسٹالن کی حکومت نے کچھ آزاد کاشتکاری کی اجازت تو دیدی لیکن ایسے کاشتکاروں کے ساتھ غیر ہمدردانہ برتاؤ ہونے لگا۔

اجتماعیت کاری کے باوجود زرعی پیداوار میں فوری اضافہ نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ 32-1931 کی خراب فصل نے سوویت تاریخ کی بدترین قحط سالیوں کو دیکھا جس میں 40 لاکھ سے بھی زیادہ افراد مر گئے۔

نئے الفاظ

ڈیپورٹید: کسی کو اپنے ملک سے زبردستی جلاوطن کرنا

جلاوطنی: کسی کو اپنے ملک سے باہر رہنے کو مجبور کرنا

شکل 18: اجتماعیت کاری کے دوران ایک پوسٹر اس میں لکھا ہے۔ ''کاشتکاری کو گھٹانے پر مصر محلاک پر ہم وار کریں گے۔

شکل 19: بڑے بڑے اجتماعی فارموں پر کام کرنے کے لیے جمع عورتیں۔

ماخذ D

اجتماعیت کاری کے تحت مخالفت اور حکومت کی توجہ کے بارے میں سرکاری نظریہ

یوکرین کے مختلف خطوں میں اس سال فروری کے دوسرے نصف سے .... پارٹی کے نچلے درجوں کی جانب سے پارٹی پالیسی کی غلط بیانی، موسم بہار میں فصل کاٹنے کے لیے اجتماعیت کاری اور تیاری کے کام کے دوران سوویت انتظامیہ کی کمزوری کی وجہ سے کسان طبقے کے اندر اونچے پیمانے پر شورش وجود میں آئی۔

تھوڑی ہی مدت کے اندر اندر متذکرہ بالا خطوں میں اونچے پیمانے پر سرگرمیاں اور سرحد کے نزدیک نہایت جارحانہ بغاوت رونما ہوئی۔

کسانوں کی شورشوں کے زیادہ تر واقعات اجتماعی بنائے گئے اناج کے ذخائر، مویشیوں اور آلات زراعت کی فوری مانگ سے وابستہ ہیں ....

یکم فروری اور 15 مارچ کے درمیان 25,000 افراد گرفتار ہوئے.... 656 کو سزائے موت ہوئی 3673 افراد کو بامشقت قید خانوں میں قید اور 5580 افراد کو جلاوطن کر دیا گیا۔

19 مارچ 1930 کو کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو یوکرین کے ریاستی پولیس انتظامیہ کے صدر کے ایم کارلسن کی رپورٹ

بہت سے لوگ پارٹی کے اندر ایسے بھی تھے جنھوں نے منصوبہ بند معیشت اور اجتماعیت کاری کے نتائج کے تحت صنعتی پیداوار میں آئی افراتفری کی تنقید کی۔ اسٹالن اور اس کے حامیوں نے ناقدوں پر اشتراکیت کے خلاف سازش کا الزام عائد کیا۔ پورے ملک میں الزامات عائد کیے گئے جس کے نتیجہ میں 1939 تک 20 لاکھ افراد قید خانوں میں بھیج دیے گئے۔ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو بے قصور تھے لیکن کسی نے بھی ان کے حق میں آواز نہیں اٹھائی۔ بہت سے لوگوں کو ایذا رسانی کے ذریعہ اپنا جرم قبول کرنے پر مجبور کیا گیا جن کو سزائے موت دی گئی۔ ان میں سے بہت سے لوگ ماہر اور باصلاحیت پیشہ ور بھی تھے۔

ماخذ E

یہ خط ایک ایسے کسان نے لکھا ہے جو اجتماعی فارم میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا۔

کرسٹیان کا یا گیزٹ (Krestianskaia Gazeta) اخبار کو بھیجا گیا خط:

میں فطری طور پر ایک کسان ہوں جو 1879 میں پیدا ہوا تھا، میرا خاندان 6 ممبران پر مشتمل ہے۔ میری بیوی 1881 میں پیدا ہوئی، میرے بیٹے کی عمر 16 سال اور دو بیٹیاں ہیں جن کی عمر 19 سال ہے۔ میرے یہ تینوں بچے اسکول جاتے ہیں۔ میری بہن کی عمر 71 سال ہے۔ 1932 سے ہم پر اتنے زیادہ ٹیکس لگا دیے گئے ہیں کہ زندگی محال ہے۔ 1935 سے مقامی افسران نے مجھ پر ٹیکسوں کا اتنا بوجھ ڈال دیا جن کو میں ادا نہیں کر سکا اس لیے میری تمام جائیداد سرکاری رکارڈ میں ضبط کر لی گئی۔ میرا گھوڑا، گائے، بچھڑا، میمنوں کے ساتھ بھیڑیں تمام میرے آلات زراعت، فرنیچر اور عمارتوں کی مرمت کے لیے میری تمام پس انداز لکڑی اور انھوں نے یہ تمام سامان ٹیکس ادائیگی کے عوض فروخت کر دیا۔ 1936 میں افسران نے میری دو عمارتیں فروخت کر دیں ان کو کولخوز نے خرید لیا۔ 1937 تک میری باقی ماندہ دو جھونپڑیوں میں سے ایک تو فروخت کر دیا گیا اور دوسری ضبط کر لی گئی۔

افاناسی دیدورووچ فریبنیف ایک آزاد کاشتکار

From V.Sokolov (ed)obshchestvo 1 Vlast,v1930-ye gody

یوروپ کی ہم عصر سوشلسٹ پارٹیوں نے اس طریقے کی مکمل تائید نہ کی جس سے بالشویکیوں نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لیا اور اس پر قابض رہے۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ مزدوروں کی مملکت کے امکان نے پوری دنیا کے اندر لوگوں کو جوش سے بھر دیا۔ بہت سے ممالک میں کمیونسٹ پارٹیاں بنیں مثلاً، برٹین کی کمیونسٹ پارٹی۔ بالشویکیوں نے اپنی مثال اور تجربہ پر چلنے کے لیے نوآبادیاتی اقوام کی ہمت افزائی کی۔ یو ایس ایس آر کے باہر متعدد غیر روسی اقوام نے مشرقی اقوام (1920) کی کانفرنس (Conference of the People of the East) میں حصہ لیا اور بالشویکیوں نے کمنٹرن (بالشویک حامی اشتراکی پارٹیوں کی بین الاقوامی یونین) کا قیام کیا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنھوں نے مشرق کے مزدوروں کے لیے قائم یو ایس ایس آر کی یونیورسٹی (Communist University of the Workers of the East) میں تعلیم حاصل کی۔ دوسری عالمگیر جنگ چھڑنے کی مدت تک یو ایس ایس آر اشتراکیت کو ایک عالمی چہرہ اور عالمی رتبہ دے چکا تھا۔

اس کے باوجود 1950 کے دہے تک یہ بات ملک کے اندر تسلیم کی گئی کہ یو ایس ایس آر کی حکومت کا انداز روسی انقلاب کے نصب العین کے مطابق نہیں تھا۔ عالمی اشتراکی تحریک میں بھی اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ خود سوویت یونین کے اندر حالات سازگار نہیں تھے۔ ایک پسماندہ ملک ایک عظیم طاقت بن کر ابھرا تھا۔ اس کی صنعتوں اور زراعت نے ترقی کی تھی اور غریبوں کا پیٹ بھرا جا رہا تھا لیکن اس نے اپنے شہریوں کو ضروری آزادیوں سے محروم کر دیا تھا اور پرتشدد پالیسیوں کے ذریعہ اپنے ترقیاتی پروجیکٹوں کو آگے بڑھایا تھا۔ بیسویں صدی کے آخری حصے تک ایک اشتراکی ملک کی حیثیت سے یو ایس ایس آر کے بین الاقوامی وقار کو دھکا لگ چکا تھا لیکن یہ بات بھی مسلمہ تھی کہ اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں اشتراکی نصب العین کا اب بھی احترام موجود تھا۔ لیکن ہر ملک میں مختلف طریقوں سے اشتراکی نظریات پر دوبارہ غور کیا گیا۔

LENIN NUMBER

INDO-SOVIET JOURNAL

FORTNIGHTLY ORGAN OF THE BENGAL FRIENDS OF THE SOVIET UNION

Editor—HIREN MUKERJEE

CALCUTTA, SUNDAY, JANUARY 23, 1944.

Two Annas

Lenin Mausoleum

BALLAD OF LENIN

By Langston Hughes

Lenin Writing

باکس 5

روسی انقلاب کے بارے میں ہندوستانی تحریریں

جن لوگوں کو روسی انقلاب سے تحریک ملی، ان میں ہندوستانی بھی تھے۔ بہت سے لوگوں نے کمیونسٹ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ 1924 میں ہندوستان کے اندر کمیونسٹ پارٹی کا قیام ہوا تھا اس کے ممبران کا سوویت کمیونسٹ پارٹی سے رابطہ قائم تھا۔ اہم ہندوستانی سیاسی اور ثقافتی ہستیوں نے سوویت تجربے میں دلچسپی لی اور روس کا دورہ کیا۔ ان ہی عظیم ہستیوں میں جواہر لال نہرو اور رابندر ناتھ ٹیگور بھی تھے جنھوں نے سوویت سوشلزم کے بارے میں اپنے خیالات رقم کیے۔ ہندوستان کی تحریروں میں سوویت روس کی تصویر پیش کی گئی۔ ہندی میں آر۔ ایس اَوَستھی نے 21-1920 میں ''روسی انقلاب، لینن، اس کے حالاتِ زندگی اور اس کے خیالات'' اور بعد میں ''سرخ انقلاب'' وغیرہ جیسی تحریریں لکھیں۔ ایس. ڈی. ودیا النکار نے ''روس کا پنرجنم اور'' ''روس کی سوویت ریاست'' نام کی تصنیف لکھی۔ بہت سی تحریریں بنگالی، مراٹھی، ملیالم، تمل اور تیلگو زبانوں میں بھی لکھی گئیں۔

ماخذ F

1920 میں سوویت روس کے اندر ایک ہندوستانی کی آمد

''اپنی زندگی میں پہلی بار ہم یوروپیوں کو ایشیائی باشندوں کے ساتھ آزادانہ طور سے ملتے جلتے دیکھ رہے تھے۔ روسیوں کو ملک کے بقیہ عوام کے ساتھ آزادانہ ملتے جلتے دیکھ کر ہم اس بات سے مطمئن ہوئے کہ ہم ایک حقیقی مساوات کے ملک میں آ گئے ہیں''۔

''ہم نے آزادی کو ایک حقیقی روشنی میں دیکھا۔ سامراجیوں اور انقلاب دشمن سازشوں کی پیدا کردہ غربت کے باوجود لوگ پہلے سے کہیں زیادہ خوش حال اور مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ انقلاب نے ان کے اندر اعتماد اور بے خوفی کا احساس پیدا کر دیا ہے یہاں بنی نوع انسان کا حقیقی بھائی چارہ ان پچاس مختلف قسم کی قومیتوں کے لوگوں میں دیکھا جائے گا۔ ذات یا مذہب کی کوئی بھی رکاوٹ ان کو ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ طور سے ملنے جلنے سے روک نہیں سکتی۔ ہر فرد ایک اعلیٰ قسم کے مقرر میں تبدیل ہو گیا تھا۔ کوئی بھی شخص ایک مزدور ایک کسان، ایک فوجی کو ایک پیشہ ور لیکچرر کی طرح ولولہ انگیز تقریر کرتے دیکھ سکتا ہے۔''

شوکت عثمانی

ہسٹورک ٹرپس آف اے ریولیوشنری، 22-21

ماخذ G

1930 میں روس سے رابندر ناتھ ٹیگور نے لکھا:

دوسری یوروپی راجدھانیوں کی بہ نسبت ماسکو میں صفائی ستھرائی کم دکھائی دیتی ہے۔ گلیوں اور سڑکوں پر بھاگتے دوڑتے لوگ زیادہ اسمارٹ نہیں لگتے۔ پوری جگہ کے مالک مزدور ہیں... یہاں عوام طبقہ اشرافیہ کے سائے تلے دبائے نہیں گئے ہیں.... وہ لوگ جو مدتوں سے ایک تاریک پس منظر میں زندگی گزار رہے تھے آج کشادہ ماحول میں آگے بڑھ رہے ہیں... مجھ کو خود اپنے ملک کے کسانوں اور مزدوروں کا خیال آیا۔ یہ سارا کارنامہ الف لیلیٰ کی کہانی لگتا ہے۔ یہاں ابھی صرف ایک دہے پہلے ہمارے ملک کے عوام کی طرح یہ لوگ ناخواندہ مجبور اور بھوکے تھے... مجھ جیسے بدقسمت ہندوستانی کے علاوہ یہ دیکھ کر اور کون حیرت زدہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ان چند سالوں میں لاعلمی اور لاچاری کے پہاڑ کو اپنے کاندھے سے کس طرح اتار پھینکا ہے۔

سرگرمی

شوکت عثمانی اور رابندر ناتھ ٹیگور کے لکھے ان اقتباسات کا موازنہ کیجیے۔ انکو ماخذ C,D,E سے ملا کر پڑھیے۔

- یو ایس ایس آر کے بارے میں ہندوستانیوں کو کیا بات پُراثر دکھائی دی؟
- مصنف کس بات کو دیکھنے میں ناکام رہے؟

سرگرمیاں

1. تصور کیجیے کہ آپ 1905 میں ایک ایسے ہڑتالی مزدور ہیں جس پر بغاوت کے الزام میں عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اپنی اس تقریر کا مسودہ تیار کیجیے جو آپ اپنے بچاؤ میں کریں گے۔ اپنی کلاس کے سامنے اپنی تقریر پیش کیجیے۔
2. مندرجہ ذیل ہر اخبار میں سے 24 اکتوبر 1917 کو ہونے والی شورش کے بارے میں ایک شاہ سرخی اور ایک مختصر خبر لکھیے۔
   - فرانس میں ایک قدامت پسند اخبار
   - برطانیہ میں ایک ریڈیکل اخبار
   - روس میں ایک بالشویکی اخبار
3. تصور کیجیے کہ اجتماعیت کاری کے عمل کے بعد آپ روس میں درمیانہ درجہ کے ایک گیہوں کی کاشت کرنے والے کسان ہیں۔ آپ اجتماع کاری سے اپنی شکایتوں کے بارے میں اسٹالن کو خط لکھنے والے ہیں۔ آپ اپنی زندگی کے حالات کے بارے میں کیا لکھیں گے؟ آپ کے خیال میں ایسے کسان کے تئیں اسٹالن کا کیا رویہ ہوگا؟

سوالات

1. 1905 سے پہلے روس میں سماجی، معاشی اور سیاسی حالات کیا تھے؟
2. 1917 سے پہلے روس کے محنت کش عوام کے حالات دوسرے یوروپی مما لک سے کس طرح مختلف تھے؟
3. 1917 میں زار شاہی شخصی حکومت کیوں منتشر ہوگئی؟
4. دو فہرستیں تیار کیجیے ایک میں اہم واقعات اور فروری انقلاب کے اثرات جب کہ دوسری میں اہم واقعات اور اکتوبر انقلاب کے اثرات درج کیجیے۔ ہر انقلاب میں کون شامل تھا، اس کے لیڈر کون تھے اور سوویت تاریخ پر ہر انقلاب کا کیا اثر پڑا۔ اس پر ایک پیراگراف لکھئیے۔
5. اکتوبر انقلاب کے فوراً بعد بالشویکی کیا تبدیلیاں لائے؟
6. مندرجہ ذیل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ چند لائنیں لکھیے۔
   - کلاک
   - ڈیوما
   - 1900 اور 1930 کے درمیان خواتین مزدور
   - روشن خیال (لبرل)
   - اسٹالن کا اجتماعیت کاری پروگرام